اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمہ

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

اعتقادات

از

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

Tel: ...96-4917823 Fax: ...2982
E-mail: ...@cyber.net.pk
7245166

البلاغ المبین

اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

نوٹ: چونکہ زیر نظر کتاب کے مؤلف مکتب اہل بیت (ع) کی اہم ترین کتب حدیث کتب اربعۃ میں سے ایک کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے مؤلف ہیں، لہٰذا یہ کتاب بذات خود ایک اہم مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس میں موجود روایات کے دیگر مصادر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(ادارہ)

نام کتاب: اعتقادات

مؤلف: ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ المعروف الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

تاریخ طبع: جنوری ۲۰۰۶ء / ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: البلاغ المبین۔ اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر ۳۲۹۔ اسلام آباد۔ پاکستان

ای میل: info@al-balagh.org

ویب: www.al-balagh.org

ہدیہ: چالیس روپے

حفاظت کرتا ہے۔ ہم نے جن ہستیوں (انبیاء و ائمہ علیہم السلام) کو ملائکہ پر فضیلت دی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو ملائکہ اور دیگر مخلوقات خداوندی سے بڑھ کر فضائل و کمالات حاصل ہیں۔ و اللّٰہ اعلمُ۔

انبیاء اور اوصیاء کی تعداد کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: انبیا اور ان کے اوصیاء کی تعداد کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر اور اتنے ہی ان کے وصی ہیں۔ ہر ایک نبی کے لیے ایک وصی ہوتا تھا، جسے نبی بحکم الٰہی اپنا وصی قرار دیتا تھا۔

ہم ان کے بارے میں یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ تمام انبیاء کے ساتھ خدائے برحق کی جانب سے تشریف لائے۔ ان کا قول خدا کا قول اور ان کا حکم خدا کا حکم ہے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ ان تمام انبیاء علیہم السلام نے سوائے خدا کی وحی اور اس کے حکم کے کبھی کوئی حکم اپنی طرف سے نہیں دیا۔

اس تمام گروہ انبیا میں سے پانچ ایسے نبی ہیں جو سب انبیاء کے سردار ہیں، جن پر وحی کا دارومدار ہے اور وہ اولوالعزم پیغمبر اور صاحب شریعت رسول ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

۱۔ حضرت نوح علیہ السلام　　۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام
۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام　　۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
۵۔ سرکار ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

پھر ان تمام میں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل و اشرف اور ان سب کے سردار ہیں۔ یہ کہ جناب حضور حق لے کے آئے اور گزشتہ انبیاء کی تصدیق و تائید فرمائی۔ جن لوگوں نے آنجناب کی تکذیب کی وہ دردناک عذاب کا ذائقہ چکھیں گے اور جو لوگ آنجنابؐ پر ایمان لائے، ان کا احترام اور ان کی نصرت کی اور ساتھ

ساتھ اس نور مقدس، جو آنحضرتؐ کے ساتھ نازل ہوا تھا، کی اتباع بھی کی، تو بس یہی انسان کامیاب ہونے والے اور رستگاری پانے والے ہیں۔

یہ عقیدہ رکھنا واجب ہے کہ خدائے عز و جل نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو جناب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے افضل ہو۔ یہ ہستیاں خداوند عالم کو اپنی تمام کائنات سے زیادہ محبوب اور زیادہ محترم ہیں۔ یہی وہ پاک و پاکیزہ ہستیاں ہیں، جنہوں نے سب سے پہلے (عالم ارواح) خداوند عالم کی ربوبیت کا اقرار کیا تھا، جب کہ خدا نے تمام نبیوںؑ سے عہد و پیمان لیا اور ان کو اپنے نفوس پر گواہ بنا کر فرمایا تھا:

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ [1]

جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا تھا اور ان پر خود انہیں گواہ بنا کر پوچھا تھا: کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ سب نے کہا تھا: ہاں (تو ہمارا رب ہے)۔

روز میثاق خداوند کریم نے تمام انبیا (علیہم السلام) پر آنجناب کو مبعوث فرمایا اور خدا نے انہیں وہ سب فضائل و کمالات (اس کے علاوہ بھی) عنایت فرمائے جو دیگر انبیاء کو ان کی معرفت کے مطابق مرحمت فرمائے تھے، کیونکہ ہمارے رسولؐ کی معرفت سب سے بڑھی ہوئی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپؐ نے سب سے پہلے رب العالمین کی ربوبیت کا اقرار کیا۔

ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ خداوند عالم نے تمام کائنات اور موجودات کو محمد و آل محمد علیہم السلام کی خاطر پیدا فرمایا ہے۔ اگر یہ بزرگوار نہ ہوتے تو خدائے عز و جل زمین و آسمان کو پیدا کرتا نہ جنت و دوزخ کو۔ آدم و حوا پیدا ہوتے اور نہ فرشتے عالم وجود میں آتے اور نہ کائنات کی کوئی چیز پیدا ہوتی۔

ہمارا عقیدہ یہ بھی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد تمام مخلوق پر حجت ہائے خداوندی بارہ امام (ع) ہیں:

۱۔ الاعراف: ۱۷۲

۱۔ امیر المومنین حضرت امام علی ابن ابی طالب
۲۔ امام حسن
۳۔ امام حسین
۴۔ امام علی بن حسین زین العابدین
۵۔ امام محمد بن علی باقر
۶۔ امام جعفر بن محمد صادق
۷۔ امام موسیٰ بن جعفر کاظم
۸۔ امام علی بن موسیٰ رضا
۹۔ امام محمد بن علی تقی
۱۰۔ امام علی بن محمد نقی
۱۱۔ امام حسن بن علی عسکری
۱۲۔ امام محمد بن حسن صاحب العصر و الزمان، خلیفۃ الرحمٰن مہدی ہیں، جو زمین پر حجت خدا اور قائم بامر اللہ ہیں۔ آنکھوں سے غائب مگر آبادیوں میں حاضر ہیں۔ صلوات اللہ علیہم اجمعین۔

ان ہستیوں کے متعلق ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ وہی اولی الامر ہیں، جن کی اطاعت و فرمانبرداری کا خدائے تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ یہ تمام لوگوں کے اعمال کے گواہ، خدا کے (علوم کے) دروازے، اس تک پہنچنے کا راستہ و ذریعہ اور اس کی طرف پہنچنے کے لیے راہ و دلیل ہیں۔ اس کے علم کا خزانہ، اس کی وحی کے ترجمان اور اس کی توحید کے ستون ہیں۔ یہ سب بزرگوار خطا سے منزہ، لغزش سے محفوظ اور گناہ سے معصوم ہیں۔ یہی وہ حضرات ہیں، جن سے خدا نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے اور ان کو ایسا پاک رکھا ہے جیسا کہ پاک رکھنے کا حق ہے۔ یہ حضرات، صاحب معجزات اور دلائل تھے نیز یہ بزرگوار تمام اہل زمین کے لیے اسی طرح باعث امان ہیں جس طرح آسمان والوں کے لیے ستارے باعث امان ہیں۔ ان مقدس ہستیوں کی مثال اس امت میں کشتی نوح کی سی ہے، جو اس پر سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا، نیز ان کی مثال بنی اسرائیل کے باب حطہ کی مانند ہے۔ (جو اس میں داخل ہوا اس کے سابقہ گناہ معاف

ہو گئے) یہ سب کے سب خداوند عالم کے ایسے مکرم و معظم بندے ہیں جو کسی بات میں بھی اس کے حکم سے تجاوز نہیں کرتے اور اسی کے حکم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

ہم ان حضرات کے بارے میں یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ ان کی محبت عین ایمان اور ان سے عداوت کھلا کفر ہے۔ ان کا حکم خدا کا حکم، ان کی نہی خدا کی نہی ہے۔ ان کی اطاعت خدا کی اطاعت اور ان کی نافرمانی خدا کی نافرمانی ہے۔ ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔

ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ زمین کبھی ایسے شخص سے خالی نہیں رہ سکتی جو مخلوق پر حجت خدا ہو، خواہ وہ ظاہر و مشہود ہو یا مخفی و مستور۔

ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ اس وقت زمین میں حجت خدا اور اس زمانے میں بندوں پر خلیفہ ہدیٰ حضرت قائم منتظر محمد بن حسن بن علی محمد بن علی بن موسیٰ بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام ہیں۔ یہی وہ ہستی ہیں جن کے نام و نسب کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبر دی تھی، آپ ہی دنیا کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھر چکی ہو گی۔ آپ ہی وہ مقدس ہستی ہیں، جس کے ذریعے سے خداوند عالم اپنے دین کو تمام ادیان عالم پر غالب فرمائے گا، اگرچہ مشرک اسے ناپسند کریں۔ خداوند عالم آنجناب کے ہاتھ پر مشرق و مغرب تک تمام روئے زمین کو فتح کرے گا، یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی ایسی جگہ باقی نہ رہے گی جہاں سے اذان کی آواز نہ آئے۔ ساری دنیا میں بس خدا کے دین کا ہی ڈنکا بجے گا۔ یہ وہی مہدی موعود علیہ السلام ہیں، جن کی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے۔ جب حضرت ظہور فرمائیں گے، اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام بھی (آسمان سے) اتریں گے اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ آنجناب کے پیچھے نماز پڑھنے والا جناب رسول خداؐ کے پیچھے نماز پڑھنے والے کی مانند ہو گا، کیونکہ وہ جناب رسول خداؐ کے خلیفہ اور ان کے وصی ہیں۔

ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ آنجنابؑ کے سوا کوئی اور شخص قائم (آل محمدؑ) نہیں ہو سکتا، اگرچہ مدت دراز تک ہی کیوں نہ غائب رہیں، بلکہ اگر ان کی غیبت کا سلسلہ زندگانی دنیا تک بھی دراز ہو جائے، تب بھی ان کے علاوہ کوئی اور شخص قائم آل محمد نہیں

ہو سکتا۔ کیونکہ جناب رسول خداؐ اور ائمہ اہل بیت علیہم السلام نے ان ہی کا نام و نسب بتایا ہے اور انہی (کی خلافت) پر نص فرمائی ہے اور انہی (کے ظہور) کی بشارت دی ہے۔ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین۔

میں نے اس فصل کو اپنی کتاب الھدایۃ سے اخذ کیا ہے۔

انبیاء، ائمہ اور ملائکہ کی عصمت کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: انبیاء، ان کے اوصیا اور فرشتوں کے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ سب کے سب معصوم عن الخطا اور ہر قسم کے عیب اور پلیدی سے پاک ہیں۔ وہ نہ کوئی گناہ کبیرہ کرتے ہیں اور نہ صغیرہ۔ یہ بزرگوار امر خداوندی کی نافرمانی نہیں کرتے، بلکہ جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے وہ اسی کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ جس شخص نے ان حضرات کی عصمت کا کسی حال میں بھی انکار کیا وہ ان کے مرتبے اور شان سے جاہل ہے اور جو ان سے جاہل ہے (ان کی معرفت نہیں رکھتا)، وہ کافر ہے۔ ہم یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہ تمام بزرگوار ابتدا سے انتہا تک معصوم اور صفات کمال و تمام و علم و فضل سے متصف ہیں اور یہ اپنے تمام احوال میں سے کسی حالت میں بھی نقص جہالت اور معصیت سے متصف نہیں ہوتے۔

غلو اور تفویض کی نفی کے بارے میں عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: غالیوں اور مفوضہ کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ لوگ (فی الحقیقت) خداوند عالم کی ذات کے منکر ہیں اور یہ لوگ یہود، نصاریٰ، مجوس، قدریہ اور خوارج بلکہ تمام اہل بدعت اور گمراہ کن نظریات رکھنے والے فرقوں سے بدتر ہیں۔ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے برابر کسی نے بھی خدا کی تحقیر و تصغیر نہیں کی۔ خداوند عالم فرماتا ہے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ ۝ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ [1]

کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ اللہ تو اسے کتاب، حکمت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے: اللہ کی بجائے میرے بندے بن جاؤ بلکہ (وہ کہے گا:) جو تم (اللہ کی) کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور جو کچھ پڑھاتے ہو اس کا تقاضا یہ ہے کہ تم سچے ربانی بن جاؤ اور یہ بات تو ناممکن ہے کہ وہ تمہیں فرشتوں اور پیغمبروں کو رب بنانے کا حکم دے، کیا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک نبی تمہیں مسلمان ہو جانے کے بعد کفر اختیار کرنے کا حکم دے۔

نیز خداوند عالم فرماتا ہے:

لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ ... [2]

اپنے دین میں غلو سے کام نہ لو (مذہب کی حدود نہ پھاندو) اور خدا کے بارے میں وہی بات کہو جو برحق ہے....

ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے:

- ✿ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غزوہ خیبر میں زہر دیا گیا تھا اور وہ زہر برابر اثر کرتا رہا، یہاں تک کہ (۲۸ صفر ۱۱ھ کو) اسی زہر سے حضرتؐ کے قلب اطہر کی رگیں کٹ گئیں، جس سے آنجنابؐ نے شہادت پائی۔
- ✿ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو عبدالرحمٰن ابن ملجم المرادی ملعون نے شہید کیا۔ (ضرب ۱۹ رمضان کو لگی اور شہادت ۲۱ رمضان ۴۰ھ کو ہوئی) اور حضرتؑ کو نجف اشرف میں دفن کیا گیا۔

۱۔ آل عمران: ۷۹، ۸۰   ۲۔ النساء: ۱۷۱

- حضرت امام حسن علیہ السلام کو ان کی زوجہ جعدہ بنت اشعث کندی لعنہا اللہ نے زہر دیا۔ (۲۸ صفر ۵۰ھ کو شہادت پائی)۔
- حضرت امام حسین علیہ السلام کو میدان کربلا میں سنان بن انس نخعی لعنہ اللہ نے شہید کیا۔ (یہ ۶۱ھ یوم عاشورہ کا دن ہے)۔
- امام زین العابدین علیہ السلام کو ولید بن عبد الملک لعنہ اللہ علیہ نے زہر سے شہید کیا اور وہ جناب جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ (۲۵ محرم الحرام ۹۵ھ)
- امام محمد باقر علیہ السلام کو ابراہیم بن ولید لعنہ اللہ نے زہر سے شہید کیا (۷ ذوالحجہ ۱۱۴ھ)
- حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو منصور دوانقی لعنہ اللہ علیہ نے زہر سے شہید کیا۔ (۲۵ شوال ۱۴۸ھ)
- حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو ہارون رشید لعنہ اللہ علیہ نے شہید کیا۔ (۲۵ رجب ۱۸۳ھ)
- امام علی رضا علیہ السلام کو مامون رشید لعنہ اللہ نے زہر جفا سے شہید کیا۔ (۳۰ صفر اور بروایتے ۲۳ ذی القعدہ ۲۰۳ھ)
- حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو معتصم عباسی لعنہ اللہ نے زہر سے شہید کیا۔ (۲۵ جمادی الثانی یا آخر ذوالقعدہ ۲۲۰ھ)
- امام علی نقی علیہ السلام کو متوکل عباسی لعنہ اللہ نے زہر جفا سے شہید کیا۔ (۳ رجب ۲۵۴ھ)
- حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو معتمد لعنہ اللہ نے زہر جفا سے شہید کیا۔ (۸ ربیع الاول ۲۶۴ھ)۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ان حضرات معصومین علیہم السلام کی شہادت واقعی طور پر ہوئی اور ان کا معاملہ لوگوں پر مشتبہ نہیں ہوا، جیسا کہ ان حضرات کے بارے میں حد سے تجاوز کرنے والوں کا گمان ہے، بلکہ لوگوں نے حضرات معصومین علیہم السلام کو حقیقۃً اپنی آنکھوں سے شہید ہوتے دیکھا تھا، نہ یہ کہ صرف گمان و خیال کی بنا پر ان کی شہادت

کا نظریہ قائم کیا تھا۔ جو شخص یہ گمان کرے کہ یہ حضرات یا ان میں سے کوئی ایک بزرگ حقیقتاً شہید نہیں ہوا، بلکہ ان کی شبیہ کے ساتھ ایسا ہوا تو وہ ہمارے دین سے خارج ہے اور ہم اس سے بیزار ہیں۔ یہ اس لیے کہ خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام نے پہلے سے خبر دی تھی کہ ہم سب شہید کیے جائیں گے۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ یہ حضرات شہید نہیں ہوئے تو در حقیقت ایسا شخص خود ان بزرگواروں کو جھٹلاتا ہے اور جس نے ان کو جھٹلایا اس نے گویا خدا کو جھٹلایا اور خدا کو جھٹلانے والا دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص دین اسلام کے علاوہ کوئی اور دین اختیار کرے گا، اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔ جناب امام رضا علیہ السلام اپنی دعا میں کہا کرتے تھے:

اللھم انی أبرأ الیك من الحول و القوة و لا حول و لا قوة الا بك، اللھم انی اعوذبك و ابرأ الیك من الذین ادعوا لنا ما لیس لنا بحق، اللھم انی ابرأ الیك من الذین قالوا فینا ما لم نقله فی أنفسنا، اللھم لك الخلق و منك الرزق و ایاك نعبد و ایاك نستعین، اللھم انت خالقنا و خالق آبائنا الاولین و آبائنا الآخرین، اللھم لا تلیق الربوبیة الا بك و لا تصلح الالھیة الا لك، فالعن النصاری الذین صغروا عظمتك و العن المضاھئین لقولھم من بریتك. اللھم انا عبیدك و أبناء عبیدك لا نملك لأنفسنا نفعا و لا ضرا و لا موتا و لا حیاة و لا نشورا، اللھم من زعم إنّا ارباب فنحن منه براء، و من زعم أن الینا الخلق و علینا الرزق فنحن الیك منه برآء کبراءة عیسیٰ بن مریم من النصاری، اللھم انا لم ندعھم الی ما یزعمون، فلا تؤاخذنا بما یقولون، و اغفرلنا ما یزعمون رب لا تذر علی الارض من الکافرین دیارا، انك ان تذرھم یضلوا عبادك و لا یلدوا الا فاجرا

کفارا۔

بارالٰہا! میں تیری درگاہ میں اپنی ہر قسم کی طاقت وقوت سے بیزاری ظاہر کرتا ہوں کیونکہ تو ہی ہر قسم کی طاقت وقوت کا سرچشمہ ہے۔

یا اللہ! میں ان لوگوں سے اپنی برائت کا اظہار کرتا ہوں جو ہمارے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جو ہم اپنے اندر نہیں پاتے۔

اے اللہ! خلق کرنا اور حکم دینا تجھ ہی سے متعلق ہے، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں، تو ہی ہمارا خالق اور ہمارے اولین و آخرین آبا و اجداد کا خالق ہے اور معبودیت و الوہیت کی صلاحیت فقط تجھ ہی میں ہے۔

اے پالنے والے! تو نصاریٰ پر لعنت کر کیونکہ انہوں نے تیری عظمت کو گھٹانے کی کوشش کی اور ان لوگوں پر بھی لعنت کر جو تیری مخلوق میں سے ان (نصرانیوں) کے ہم خیال ہیں۔

خداوندا! ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے بندوں کی اولاد ہیں۔ ہم نہ اپنے نفع و نقصان کے مالک ہیں اور نہ ہی موت و حیات اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر قدرت رکھتے ہیں۔

بارالٰہا! جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ ہم پیدا کرتے اور روزی دیتے ہیں، ہم اس سے اسی طرح بری الذمہ اور بیزار ہیں جس طرح حضرت عیسیٰ بن مریم (ع) نصرانیوں سے بیزار تھے۔

یا اللہ! جن باتوں کا یہ لوگ ہمارے متعلق عقیدہ رکھتے ہیں، ہم نے ان کو اس کی دعوت نہیں دی۔ اس لیے جو کچھ وہ کہتے ہیں ہم سے اس کا مؤاخذہ نہ فرما اور جو وہ گمان کرتے ہیں ہمیں معاف فرما۔

پالنے والے! تو زمین پر کسی کافر کو زندہ نہ چھوڑ، کیونکہ اگر تو انہیں زندہ چھوڑے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور سوائے کافر اور فاسق و فاجر کے اولاد نہیں جنیں گے۔

جناب زرارہ سے روایت ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ عبد اللہ بن سبا کی اولاد میں سے ایک شخص تفویض کا عقیدہ رکھتا ہے۔ امام نے فرمایا: تفویض کیا ہے؟ میں نے کہا وہ کہتا ہے کہ خداوند عالم نے صرف حضرت محمد مصطفےٰؐ و علی مرتضیٰؑ کو پیدا کیا۔ اس کے بعد تمام امور کی باگ ڈور ان کے حوالے کر دی۔ اب یہی دونوں بزرگوار پیدا کرتے ہیں، یہی روزی دیتے ہیں، یہی زندہ کرتے ہیں اور یہی مارتے ہیں (یہ سن کر) امامؑ نے فرمایا:

کذب عدو اللّٰہ، اذا رجعت الیہ فاقرأ علیہ الآیۃ التی فی سورۃ الرعد:

اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ۚ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ [1]

دشمن خدا جھوٹ کہتا ہے، جب تم اس کے پاس واپس جاؤ تو اس کے سامنے سورۂ رعد کی یہ آیت تلاوت کرو: کیا جنہیں ان لوگوں نے اللہ کا شریک بنایا ہے، کیا انہوں نے اللہ کی خلقت کی طرح کچھ خلق کیا ہے، جس کی وجہ سے مخلوقات کا مسئلہ ان پر مشتبہ ہو گیا ہو؟ کہہ دیجیے: ہر چیز کا خالق صرف اللہ ہے اور وہ یکتا، بڑا غالب آنے والا ہے۔

زرارہؒ بیان کرتے ہیں کہ جب میں اس آدمی کے پاس گیا اور اسے کلام امام علیہ السلام سے آگاہ کیا تو وہ اس طرح (مبہوت) ہو گیا کہ گویا کہ میں نے اس کے منہ میں پتھر ٹھونس دیا اور گویا وہ گونگا ہو گیا۔ (کوئی جواب نہ دے سکا)

ہاں! البتہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے اپنے شرعی امور اور دینی احکام اپنے نبی کے سپرد کیے ہیں، جیسا کہ وہ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا [2]

اور رسول جو تمہیں دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں اس سے رک جاؤ۔

۱۔ الرعد: ۱۶ ۲۔ الحشر: ۷

یہی دینی احکام پیغمبرؐ کے بعد ائمہ اطہار(ع) کو سونپے گئے ہیں۔ غالیوں اور تفویض کے قائل لوگوں کی علامت یہ ہے کہ وہ بزرگ علما اور مجتہدین کو مقصر کہیں گے اور غالیوں میں سے فرقہ حلاجیہ کی پہچان یہ ہے کہ وہ اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ خداوند عالم عبادت کی وجہ سے بندوں میں ظہور کرتا ہے، حالانکہ نماز اور دیگر واجبات شرعیہ کو ترک کرنا ان کا مذہب ہے۔ ان کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ خدا کے اسم اعظم کو جانتے ہیں۔ اس فرقے کے لوگوں کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ خدا نے ان میں حلول کیا ہوا ہے۔ ان کا یہ زعم فاسد بھی ہے کہ جب کوئی شخص مخلص ہو اور ان کے مذہب کی معرفت بھی پیدا کرے تو وہ ان لوگوں کے نزدیک انبیاء سے بھی افضل ہے۔ ان کے باطل دعوؤں میں سے ایک دعویٰ یہ بھی ہے کہ وہ علم کیمیا جانتے ہیں، حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ ان کا کام صرف دھوکہ دینا ہے۔ پیتل اور قلعی سے (سونے اور چاندی کی شکل میں) مسلمانوں کو فریب دیتے ہیں۔

اے خدا! ہمیں ان لوگوں میں شامل نہ کر اور ان تمام پر لعنت کر۔

ظالمین کے بارے میں عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: ظالموں کے متعلق ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ وہ ملعون اور رحمت خداوندی سے دور ہیں۔ ان سے بیزاری اختیار کرنا واجب ہے۔ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ[1]

پھر ظالموں کا کوئی مددگار بھی نہ ہوگا۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰۗىِٕكَ یُعْرَضُوْنَ عَلٰی رَبِّهِمْ وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰۗؤُلَاۗءِ الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۭ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ[2]

اور اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ افترا کرتا

۱ آل عمران: ۱۹۲ ۲ ہود: ۱۸-۱۹

ہے، ایسے لوگ اپنے رب کے حضور پیش کیے جائیں گے اور گواہ کہیں گے: یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا، دیکھو! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکتے ہیں اور اس میں کجی لانا چاہتے ہیں اور یہی لوگ آخرت کے منکر ہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں عبد اللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ یہاں سبیل اللہ سے مراد حضرت امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور دوسرے ائمہ اطہار علیہم السلام ہیں۔

خدائے عز و جل کی کتاب میں دو قسم کے اماموں کا ذکر آیا ہے: ایک امام ہدایت، دوسرے امام ضلالت۔ چنانچہ ارشاد قدرت ہے:

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا ...[1]

ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے ہیں۔

نیز (ائمہ ضلالت کی مذمت میں) خدا فرماتا ہے:

وَجَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَی النَّارِ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ ۝ وَاَتْبَعْنٰهُمْ فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا لَعْنَةً ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِیْنَ ۝[2]

اور ہم نے انہیں ایسے رہنما بنائے جو آتش کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن ان کی مدد نہیں کی جائے گی اور ہم نے اس دنیا میں ان کے پیچھے لعنت لگا دی ہے اور قیامت کے دن یہ قبیح (چہرہ والے) ہوں گے۔

جب یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی:

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَاۗصَّةً ۚ[3]

اور اس فتنے سے بچو! جس کی لپیٹ میں تم میں سے صرف ظلم کرنے والے ہی نہیں (سب) آئیں گے۔

تو (اس کی تفسیر میں) جناب رسول خداؐ نے فرمایا:

۱ السجدہ: ۲۴ ۲ القصص: ۴۱-۴۲ ۳ الانفال: ۲۵

من ظلم عليا عليه السلام مقعدی هذا بعد وفاتی فكانما جحد نبوتی و نبوة الانبياء عليهم السلام من قبلی و من تولی ظالما فهو ظالم۔

جو شخص میری وفات کے بعد میرے مقام خلافت کے متعلق علی بن ابی طالبؑ پر ظلم کرے گا تو گویا اس نے میری اور مجھ سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی نبوت کا انکار کیا اور جو شخص کسی ظالم سے بھائی چارہ قائم کرے وہ خود بھی ظالم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝[1]

اے ایمان والو! تمہارے آباء اور تمہارے بھائی اگر ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں تو انہیں اپنا ولی نہ بناؤ اور یاد رکھو کہ تم میں سے جو لوگ انہیں ولی بنائیں گے وہ ظلم کا ارتکاب کرنے والے ہوں گے۔

نیز خدا فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ۝[2]

اے ایمان والو! اس قوم سے دوستی نہ رکھو جس پر اللہ غضبناک ہوا ہے، جو آخرت سے اس طرح مایوس ہیں جیسے کفار اہل قبور سے ناامید ہیں۔

نیز خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

---

[1] التوبۃ:۲۳ [2] الممتحنۃ:۱۳

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ[1]

آپ کبھی ایسے افراد نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے (بھی) ہوں لیکن اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے محبت رکھتے ہوں، خواہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے خاندان والے ہی کیوں نہ ہوں، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان ثبت کر دیا ہے۔

نیز خدا فرماتا ہے:

وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[2]

اور تم میں سے جو انہیں دوست بناتا ہے وہ یقیناً انہی میں سے ہے، بے شک اللہ ظالموں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

(اسی سلسلے میں ایک اور جگہ) ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ[3]

اور جنہوں نے ظلم کیا ہے، ان پر تکیہ نہ کرنا ورنہ تمہیں جہنم کی آگ چھو لے گی اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی سرپرست نہ ہوگا پھر تمہاری کوئی مدد بھی نہیں کی جائے گی۔

لغت میں کسی چیز کو اس کے اصلی مقام پر نہ رکھنے کا نام ظلم ہے۔ پس جو شخص امامت کا دعویٰ کرے حالانکہ وہ امام نہ ہو تو وہ ظالم اور ملعون ہے۔ اسی طرح وہ شخص بھی ظالم و ملعون ہے، جو نا اہل لوگوں کی امامت کا قائل ہو۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

من جحد عليا عليه السلام امامته بعدی فقد جحد

---

[1] المجادلۃ:۲۲ [2] المائدۃ:۵۱ [3] ھود:۱۱۳

نبوتی و من جحد نبوتی فقد جحد اللّٰہ (ق) ربوبیتہ۔
جو شخص میرے بعد حضرت علیؑ کی امامت کا انکار کرے گا، وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے میری نبوت و رسالت کا انکار کیا اور اس نے گویا خدا کی ربوبیت کا انکار کیا۔
نیز آنحضرتؐ نے فرمایا:
یا علی انت مظلوم بعدی و من ظلمک فقد ظلمنی و من انصفک فقد انصفنی و من جحدک فقد جحدنی و من والاک فقد والانی و من عاداک فقد عادانی و من اطاعک فقد اطاعنی و من عصاک فقد عصانی۔
یا علیؑ میرے بعد تم پر ظلم و ستم کیا جائے گا (یاد رکھو) جو شخص تم پر ظلم کرے گا وہ مجھ پر ظلم کرے گا اور جو تم سے انصاف کرے گا وہ مجھ سے انصاف کرے گا۔ جو تمہارا منکر ہوگا وہ میرا منکر ہوگا، جو تم سے محبت کرے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا اور جو تم سے دشمنی کرے گا وہ میرا دشمن ہوگا۔ جو تمہاری اطاعت کرے گا وہ میرا اطاعت گزار ہوگا اور جو تمہارا نافرمان ہوگا وہ میرا نافرمان ہوگا۔
ہمارا عقیدہ اس شخص کے متعلق جو حضرت امیر علیہ السلام اور دیگر ائمہ طاہرین (ع) کی امامت و خلافت کا منکر ہے، یہ ہے کہ وہ ایسے شخص کی مانند ہے جس نے تمام انبیاء (ع) کی نبوت کا انکار کیا ہو اور جو شخص حضرت امیر المومنینؑ کی امامت کا تو قائل ہو مگر دوسرے گیارہ اماموں میں سے کسی ایک کی امامت کا منکر ہو تو اس کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ ایسا شخص اس آدمی کی مانند ہے جو تمام انبیاء ماسلف کی نبوت کا اقرار تو کرتا ہو، مگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا منکر ہو۔
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:
المنکر لآخرنا کالمنکر لأولنا۔
جو شخص ہمارے آخری امام کا انکار کرے وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے ہمارے پہلے امام کا انکار کر دیا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:
و الائمة من بعدی اثنی عشر، اولهم امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب و آخرهم المهدی القائم علیه السلام، طاعتهم طاعتی و معصیتهم معصیتی، و من انکر واحدا منهم فقد انکرنی۔
میرے بعد (میری مسند خلافت کے وارث) بارہ امام ہوں گے۔ ان میں سے پہلے حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں اور آخری حضرت مہدی قائم (ع) ہوں گے۔ ان کی اطاعت میری اطاعت اور ان کی نافرمانی میری نافرمانی ہے۔ جو شخص ان میں سے کسی ایک کی امامت کا انکار کرے، وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے میری نبوت کا انکار کیا۔
امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:
من شك فی كفر اعدائنا و الظالمین لنا فهو كفر۔
جو شخص ہمارے دشمنوں اور ہم پر ظلم کرنے والوں کے کفر میں شک کرے، وہ خود کافر ہے۔
حضرت امیر المومنینؑ فرماتے ہیں:
ما زلت مظلوما منذ ولدتنی امی حتی ان عقیلا كان یصیبه الرمد، فیقول لا تداوونی حتی تداووا علیاً فیداوونی و ما لی رمد۔
میری ابتدائے ولادت سے برابر مجھ پر ظلم ہوتا رہا ہے، یہاں تک کہ جب عقیل کی آنکھوں میں درد ہوتا تھا تو وہ کہتے: پہلے علیؑ کی آنکھ میں دوا ڈالو، تب میں ڈلواؤں گا۔ اس وقت میری آنکھوں میں دوا ڈال دی جاتی تھی حالانکہ میری آنکھوں میں قطعاً کوئی درد نہ ہوتا تھا۔
حضرت علیؑ سے جنگ کرنے والوں کے متعلق ہمارا عقیدہ پیغمبرؐ کے اس ارشاد

کے مطابق ہے:

من قاتل علیا فقد قاتلنی و من حارب علیا فقد حاربنی و من حاربنی فقد حارب اللّٰہ۔

...جو حضرت علیؑ سے جنگ کرے وہ مجھ سے جنگ کرتا ہے اور مجھ سے لڑائی کرنے والا خدا سے لڑنے والا ہے۔

اسی طرح آنحضرتؐ جناب امیر المومنین، حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے:

انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔

جو شخص تم سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہے اور جو تم سے صلح کرے گا اس سے میری بھی صلح ہے۔

سیدۂ عالم جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بارے میں ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ مخدرہ تمام زنان اوّلین و آخرین کی سیدہ و سردار ہیں۔ خدائے عز و جل ان کی ناراضی سے ناراض اور ان کی رضامندی سے رضا مند ہوتا ہے، کیونکہ اس معصومہ کو خداوند عالم نے ان کے محبین کے ساتھ آتش جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ ہم اس بات کا بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ جناب سیدہ (س) اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئیں کہ آپ سلام اللہ علیہا ان لوگوں پر ناراض تھیں جنہوں نے آپ پر ظلم و ستم کیا۔ آپ سلام اللہ علیہا کے حق کو غصب کیا اور میراث پدر سے محروم کیا، حالانکہ جناب پیغمبر اسلام فرمایا کرتے تھے:

ان فاطمة بضعة منی من آذاها فقد آذانی و من غاظها فقد غاظنی سرها فقد سرنی۔

فاطمہ (س) میرا ٹکڑا ہے، جس نے ان کو اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ جس نے ان کو غضب ناک کیا، اس نے مجھے غضب ناک کیا اور جس نے ان کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

ان فاطمة بضعة منی و هی روحی التی بین جنبی،

یسوئنی ما ساءها و یسرنی من سرها۔

فاطمہ (س) میرا ٹکڑا ہے۔ فاطمہ (س) میری وہ روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے۔ جو چیز ان کو رنج پہنچائے وہ مجھے رنج پہنچاتی ہے اور جو چیز ان کو مسرور و شاد کام کرے وہ مجھے مسرور و شاد کام کرتی ہے۔

براءت کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ چار بتوں سے براءت واجب ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ یغوث ۲۔ یعوق

۳۔ نسر ۴۔ ہبل

اسی طرح ان چار اصنام سے بھی بیزاری لازم ہے، جنہیں خدا کی مثل سمجھا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ لات ۲۔ منات

۳۔ عزیٰ ۴۔ شعریٰ

نیز ان لوگوں سے بھی برأت و بیزاری اختیار کرنا واجب ہے جو ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اور جو ان کے فرمانبردار ہیں۔ یہ اعتقاد بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا لوگ بدترین خلائق ہیں۔ خدا کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت اور ائمہ ہدیٰ (ع) کی امامت کا اقرار اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ان کے دشمنوں سے مکمل برائت و بیزاری اختیار نہ کی جائے۔ انبیا و مرسلین اور معصومین علیہم السلام کے قاتلوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ کافر اور مشرک ہیں۔ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں دائمی عذاب الٰہی میں گرفتار رہیں گے۔ جو شخص اس کے علاوہ کچھ اور عقیدہ رکھے اس کا دین خدا سے کوئی تعلق نہیں۔

تقیہ کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: تقیہ کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنے والا تارک نماز کی مانند ہے۔ امام جعفر